رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ —— بسم اللہ الرحمن الرحیم —— Regd. No. L 5254

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
خطبہ نمبر ۱۷
فی پرچہ ۱/

یوم:- چہار شنبہ * ۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۷ شہادت ۱۳۳۴ھ ش * ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۰۱

والیٔ اردن شاہ حسین کی تقریب شادی پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد کا پیغام

شاہ موصوف کی خدمت میں ناظر صاحب امور عامہ کا تار

ربوہ ۲۶ اپریل۔ والی اردن شاہ حسین کی تقریب شادی کے مبارک موقع پر جو ۱۹ اپریل کو عمان میں ہوئی۔ مکرم جناب ناظر صاحب امور عامہ نے شاہ موصوف کی خدمت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد پیش کی ہے۔ مکرم ناظر صاحب نے شاہ موصوف کے نام جو تار ارسال کی۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ہز میجسٹی شاہ اردن۔ عمان

میں جماعت احمدیہ اور اس کے امام کی طرف سے شادی کی مبارک اور پر مسرت تقریب پر والا حضرت کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

ناظر امور عامہ و خارجہ۔ ربوہ

برطانیہ، امریکہ اور فرانس کے وزراء خارجہ کا اجلاس آئندہ ماہ کے اوائل میں ہوگا

روس سے بات چیت کیلئے مغربی طاقتوں کے درمیان صلاح و مشورہ

پیرس ۲۶ اپریل آئندہ ماہ کی ۸ تاریخ کو برطانیہ امریکہ اور فرانس کے وزراء خارجہ کا ایک اجلاس پیرس میں منعقد ہو رہا ہے جس میں روس کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے ایک چار طاقتی کانفرنس کے انعقاد کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ تینوں مغربی طاقتوں کی طرف سے ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ وزراء خارجہ مغربی جرمنی کے چانسلر اور میثاق اوقیانوس کے دوسرے ممبر ملکوں کے وزراء سے بھی مشورہ کریں گے۔ ۲۷ اپریل کو لنڈن میں تینوں حکومتوں کے ماہرین کی ابتدائی کانفرنس ہو رہی ہے ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ غالباً مئی کے آخر یا جون کے شروع میں چاروں بڑی طاقتوں کے وزراء خارجہ کی ملاقات ہوگی۔ اس کے بعد چاروں ملکوں کے وزراء اعظم کی ملاقات کا انتظام کیا جائیگا کل برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ہیرلڈ میکمیلن نے دار العوام میں کہا مجھے یقین ہے کہ تین بڑی طاقتوں کے مشورہ کے بعد روس سے جلد ہی بات چیت ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا: برطانیہ روس کے ساتھ بات چیت میں بخوشی حصہ لے گا خواہ یہ بات چیت بڑی طاقتوں کے سربراہوں کے درمیان ہو یا ان کے وزراء خارجہ تک ہی محدود ہو۔

برطانیہ اور روس کے سابق معاہدے کی تنسیخ

ماسکو ۲۶ اپریل۔ سپریم سوویٹ کے دونوں ایوانوں کی ایک مشترکہ کمیٹی نے حکومت روس کے اس فیصلے کی توثیق کر دی ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم میں برطانیہ کے ساتھ جو معاہدہ ہوا تھا اسے منسوخ کر دیا جائے۔ روس نے برطانیہ پر الزام لگایا ہے کہ برطانیہ نے مغربی جرمنی کو مسلح کرنے کے معاہدے کی توثیق کر کے روس کے ساتھ کئے گئے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔

کھوکھرا پار کے راستے مہاجرین کی آمد

کراچی ۲۶ اپریل۔ گذشتہ ہفتہ کھوکھرا پار کے راستے قریباً ڈیڑھ ہزار مزید مہاجر ہندوستان سے پاکستان آئے ہیں۔ اس طرح فروری ۱۹۵۴ء سے اب تک ۵ لاکھ ۴۵ ہزار سے زیادہ مسلمان ہندوستان سے ہجرت کر کے مغربی پاکستان آ چکے ہیں۔

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ ہندوستان کے وزیر آبادکاری مسٹر مہر چند کھنہ نے کل یہاں مغربی بنگال کے وزراء سے بات چیت کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پاسپورٹ اور ویزا کی شرطیں ختم کرنے کے سوال پر غور کیا۔

چائے کے ٹیکس میں دس آنے فی سو پونڈ کا اضافہ

یہ اضافہ چائے کی صنعت کو ترقی دینے کی غرض سے کیا گیا ہے

کراچی ۲۶ اپریل۔ حکومت نے چائے کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے چائے کے ٹیکس میں دس آنے فی سو پونڈ اضافہ کر دیا ہے۔ اس طرح ٹیکس ایک روپیہ چھ آنے سے بڑھا کر دو روپے فی پونڈ کر دیا گیا ہے۔ اس اضافے کے نتیجے میں جو رقم وصول ہوگی۔ وہ چائے کی پیداوار بڑھانے۔ کھپت کے امکانات کو فروغ دینے اور عمدہ قسم کی چائے پیدا کرنے کے سلسلے میں ریسرچ وغیرہ پر خرچ کی جائے گی حکومت نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ ٹیکس میں اضافے کے باوجود پرچون قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

جاپان کمیونزم کے حق میں نہیں ہے

ٹوکیو ۲۶ اپریل۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر ہاتویاما نے کل پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ میری حکومت نے کمیونسٹ ملکوں کے ساتھ تعلقات بحال کرنے کی جس نئی پالیسی پر عمل شروع کیا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جاپان کمیونزم کا حامی ہے۔

لنکا سے دس ہزار ہندوستانی باشندوں کو واپس بھجوا دیا جائیگا

کولمبو ۲۶ اپریل۔ لنکا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان دس ہزار سے زائد ہندوستانیوں کو واپس بھجوا دیا جائے۔ جو لنکا میں مقیم ہیں۔ ان کے قیام کی مدت ختم ہو چکی ہے۔

روس اور جاپان میں مذاکرات

ماسکو ۲۶ اپریل۔ روس نے جاپان کے ساتھ تعلقات بحال کرنے اور حالت جنگ کے خاتمے کا اعلان کرنے کے لئے جاپان کے نمائندوں سے لنڈن میں بات چیت کرنا منظور کر لیا ہے۔ خیال ہے کہ اب دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات جون میں شروع ہوں گے۔

فرانسیسی مراکش میں ۱۷۹ افراد کی گرفتاری

پیرس ۲۶ اپریل۔ مراکش سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ فرانسیسی مراکش کی حفاظتی فوج نے ایک خفیہ تحریک کا پتہ چلایا ہے اس سلسلے میں فوج ۱۷۹ آدمیوں کو گرفتار کر چکی ہے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں آدمیوں سے پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ فرانسیسی پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے اس تحریک کے ہیڈ کوارٹر سے بہت سا اسلحہ بھی برآمد کیا ہے۔

واشنگٹن ۲۶ اپریل معلوم ہوا ہے کہ امریکہ ایٹمی طاقت سے چلنے والا ایک تجارتی جہاز بنائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے جو اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

"کراچی ۲۵ اپریل بوقت ۴ بجے سہ پہر" "گذشتہ شام کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پھر کافی گھبراہٹ اور بے چینی کا دورہ ہوا۔ لیکن آج صبح خدا کے فضل سے طبیعت بہتر ہے۔ حضور کو گلے میں تکلیف ہے اور بلغم بہت خارج ہوتا ہے اور گلے کی نالی میں سوزش بھی ہے۔ بلڈ پریشر بھی گذشتہ شب کسی قدر بڑھ گیا تھا لیکن آج صبح نارمل ہے" — احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں میری علالت اور شام کی طرف سفر کرنے کا ذکر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ملیر کراچی

تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ میرا مرض سردی سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن

میرا تجربہ ہے

کہ میرا مرض گرمی سے زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ عموماً صبح کے وقت تو میری طبیعت اچھی رہتی ہے۔ مگر شام کے وقت گرمی کے بڑھ جانے سے خراب ہو جاتی ہے۔ یورپ میں تو سخت سردی پڑتی ہے۔ لیکن یہاں تو اب جلدی ہی گرمی شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ کل شام کو تکلیف اس قدر بڑھ گئی تھی۔ کہ ہاتھ کی مٹھی تک بند کرنا مشکل ہو گیا۔ اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا

بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا ہے

صبح کے وقت چونکہ کچھ آرام ہوتا ہے۔ اس لئے شیخ عبدالحق صاحب انجنیئر کو بلا کر آج میں نے کہا ہے کہ وہ عمارت جو سلسلہ کے لئے بن رہی ہے اس میں ایک دو کمرے ضرور فوراً بنوا دیں۔ تاکہ ہم جب واپس آئیں۔ تو شروع میں کراچی میں کچھ دن ٹھہر سکیں۔ کیونکہ پنجاب میں ان دنوں میں بھی گرمی ہوتی ہے۔ اگر ہو سکا۔ تو ہم واپسی پر لاہور تک ایک دفعہ ہوائی جہاز پر ہو آئیں گے تاکہ پنجاب کے دوستوں کو جدائی کی زیادہ تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔ اور وہ بھی جلد ملاقات کر سکیں۔

آج

رات مجھے شدید تکلیف تھی

ہاتھ کی مٹھی تک بند نہ ہوتی تھی۔ اور سر بھی خالی خالی محسوس ہوتا تھا۔ جس وقت ذرا آرام آیا۔ تو خواہش ہوئی۔ کہ تذکرہ جو حضرت صاحب کے الہامات کا مجموعہ ہے۔ اسے پڑھوں۔ میں نے اسے یونہی کھولا۔ اور کسی خاص اندازے کے بغیر ایک جگہ سے پڑھنا شروع کیا۔ تو میری بیماری اور میرے شام کی طرف سفر کرنے کا بھی اس میں ذکر تھا۔ اسی طرح بنی اسرائیل کے آخری زمانہ میں انگریزوں کی مدد سے فلسطین میں داخل ہونے کا بھی ذکر تھا۔ ان الہامات سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ یہود کا اس علاقہ میں آنا

مسلمانوں اور خصوصاً عربوں کے لئے سخت نقصان دہ

ہوگا۔ مگر یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان خطرناک نتائج کو کچھ عرصہ کے لئے ٹلا دے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی فتح اور نصرت آنی شروع ہوگی۔ پھر یہ بھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے پاؤں عرب ممالک میں جما دے گا۔

تو وہاں

مبشرات کے ساتھ منذرات کا بھی ذکر

ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ منذرات کے پہلوؤں کو کم کر دے۔ اور مبشرات کو بڑھا دے تو کوئی تعجب نہیں۔ کہ ہمارا وہاں جانا اسلام۔ احمدیت اور عربوں کے لئے مفید ہو۔

مگر چونکہ حضرت صاحب کے الہامات میں منذرات کا بھی ذکر ہے۔ اس لئے دوستوں کو دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔

ایک وسیع مضمون تھا۔ جو ذہن میں آیا۔ اب وہ سارا یاد نہیں رہا۔ اس کے کچھ حصوں پر پھر غور کیا جا سکتا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۵۵ء

افریشیائی کانفرنس

افریشیائی کانفرنس میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے جو سات نکاتی پروگرام پیش کیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

(۱) قوموں کی خود مختاری کو قائم رکھنا اور اسے تسلیم کرنا (۲) ہر قوم کو بنیادی حیثیت سے برابر تسلیم کرنا (۳) ایک دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی نہ کرنا (۴) علاقائی مالیت کو برقرار رکھنا۔ اور کسی ملک کے خلاف جارحانہ کارروائی نہ کرنا (۵) قوموں کا اپنے دفاع کے متعلق خود مختار ہونا (۶) قوموں کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرنا (۷) بین الاقوامی جھگڑوں کو پُرامن طور پر طے کرنا اور ان کے درمیان آپس میں مفاہمت اور مصالحت پیدا کرنا۔

یہ سات نکات ایسے ہیں جو افریقی اور ایشیائی ممالک کے تعلق میں بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ مغربی اقوام نے صدیوں سے افریقہ اور ایشیا اور بعض دوسرے علاقوں کو اپنی لوٹ کھسوٹ کی جولانگاہ بنا رکھا ہے۔ اور آج ان علاقوں میں کوئی کونہ ایسا نہ ہوگا جہاں ان کا دست ہوس نہ پہنچا ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مغربی اقوام کو یہ موقعہ افریقہ اور ایشیائی ممالک کی کمزوری کی وجہ سے ملا ہے۔ اور ایک پہلو سے ان اقوام کا خروج ان کے لئے بیداری کا باعث بھی ہوا ہے۔ لیکن ان اقوام نے بعض حالتوں میں اخلاق اور انسانیت کے تمام حدود کو پامال کر کے صرف اپنی مفاد پرستی تک ہی اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھا ہے۔ اور خود آقا اور ملکوں کے اصل باشندوں کو اپنا غلام بنائے رکھنے کی طرف ہی اپنی توجہ مبذول رکھی ہے۔

دنیا میں آزاد خیالی کی ترقی کے ساتھ ساتھ افریقی اور ایشیائی ممالک میں بیداری کا پیدا ہونا لازمی تھا۔ جس کو یہ غاصب مغربی اقوام کسی طرح روک نہیں سکتی تھیں۔ کیونکہ مفتوح اور محکوم علاقوں کے رہنے والوں کو مغربی تعلیم و تربیت کے بغیر وہ اپنی لوٹ کھسوٹ میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ ان کے دفتروں کانوں اور فارموں میں کام کرنے والے انہیں یورپ سے لانے کی نسبت دیسیوں سے سستے مل سکتے تھے۔ اس لئے ایک خاص معیار تک انہیں تعلیم و تربیت سے بھی بہرہ یاب کرنا ان کے لئے ضروری تھا۔

آج یہ مفروضہ پسماندہ علاقے بڑی حد تک بیدار ہو چکے ہیں۔ اور کئی علاقے حق خود ارادیت حاصل کر کے آزادی کی زندگی کا آغاز کر چکے ہیں۔ اس کے باوجود ابھی مغربی اقوام کا جوا ابھی ان کی گردنوں پر بوجھل ہو رہا ہے۔ اور مغربی اقوام کی خود غرضانہ ڈپلومیسی کی وجہ سے افریقی اور ایشیائی ممالک ابھی پوری طرح اپنے معاملات کے خود مالک نہیں بن سکے۔

افریقی ایشیائی کانفرنس کا انعقاد انہی اسباب کا نتیجہ ہے۔ اور یہ ایک ترقی کا قدم ہے کہ ان علاقوں کی برسر آوردہ اقوام اپنے معاملات سوچنے کے لئے ایک جگہ جمع ہوئی ہیں۔ اور پاکستان کے وزیر اعظم نے جو سات نکاتی پروگرام پیش کیا ہے۔ زیادہ تر انہی اغراض کے حصول کے لئے ہے۔ جو مغربی اقوام اور ان علاقوں کے تعلقات کی وجہ سے پیدا ہونا لازمی تھیں۔

علاوہ ازیں اس وقت جبکہ بعض افریقی اور ایشیائی ممالک آزادی کی ہوائیں ترقی کر رہے ہیں۔ یہ مسائل خود ان کے اپنے باہمی تعلقات کے توازن قائم رکھنے کے تعلق میں بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ مثلاً چین اور بھارت ایشیا میں جو نہ صرف قد و قامت میں بہت بڑے ممالک ہیں۔ بلکہ مادی طاقت میں بھی دوسرے ممالک سے آگے ہیں۔ ایسے آثار ظاہر ہو رہے ہیں جن سے اندیشہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ مغربی ممالک کے جوئے کے بعد وہ اپنا جوا بعض پسماندہ اقوام کی گردنوں میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر خود ہی سربرآوردہ افریقی اور ایشیائی اقوام باہمی تعلقات میں توازن نہ پیدا کریں گی تو مغربی اقوام سے خود ان کا چھٹکارا بھی مشکل ہو سکے گا۔ اس لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ یہ اقوام اس پروگرام کو پہلے اپنے درمیان خود مد نظر رکھنے کا عزم بالجزم کریں۔ اور آپس کے تعلقات میں جو خرابی پیدا کرنے والے معاملات ہیں انہیں فوری طور پر طے کر لیں۔ ورنہ وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گی۔

دوست رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں

اور

دعا، نوافل، تلاوتِ قرآن اور صدقہ و خیرات پر زور دیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

گزشتہ سالوں میں یہ خاکسار رمضان کی برکات کے متعلق متعدد مضامین لکھ کر شائع کراتا رہا ہے۔ لیکن اب صحت کی خرابی کی وجہ سے زیادہ لمبا مضمون نہیں لکھ سکتا اس لئے ذیل کے مختصر اور قلم برداشتہ نوٹ پر اکتفا کرتے ہوئے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ رمضان کے مبارک مہینہ سے جو آج سے شروع ہو رہا ہے۔ پورا پورا فائدہ اٹھاتے اور اس کی خاص الخاص برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔ یہ مہینہ سال میں ایک دفعہ آتا ہے۔ اور انسانی زندگی کا اعتبار نہیں کہ کون اگلے سال تک جیتا ہے۔ اور کون مر کر خدا کے حضور پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے دوست اس موقعہ کو غنیمت جانیں۔ اور اس بابرکت مہینہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جہاں دوسری نیکیوں کے اجر میں اور اور نعمتیں مقرر کی گئی ہیں۔ وہاں روزہ کا اجر خود خدا ہے۔

رمضان کے متعلق سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خدائے رحیم و کریم نے اپنے بندوں کے ساتھ گویا ایک خاص قسم کا سودا کیا ہے۔ یعنے ایک طرف تو کچھ ذمہ داری خدا نے خود اپنے اوپر لی ہے۔ اور دوسری طرف کچھ ذمہ داری بندوں پر ڈالی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیومنوابی "یعنے میں رمضان کے مہینہ میں اپنے بندوں کی دعائیں خاص طور پر سنتا ہوں مگر اس کے مقابل پر میرا مطالبہ یہ ہے کہ میرے بندے بھی مجھ پر سچا ایمان لائیں اور میرے احکام پر عمل کریں۔" اس طرح رمضان کا مہینہ گویا ایک مقدس سودا ہے۔ جو شریعت اسلامی کے ذریعہ خدا اور بندے کے درمیان قرار پایا ہے۔ اس سودے میں خدا اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے۔ کہ اگر بندہ میری فرمانبرداری کرے۔ تو میں اس کی دعاؤں کو ضرور سنوں گا اور اس کے بگڑے ہوئے کام بنا دونگا۔ پس سب سے پہلی بات یہ ہے کہ دوست اس مہینہ میں اس مقدس نیت کے ساتھ قدم رکھیں۔ کہ ہم خدا کے ساتھ ایک خاص سودا کر رہے ہیں۔ وانما الاعمال بالنیات ولکل امرئٍ ما نوی۔

اس کے بعد یاد رکھنا چاہیئے کہ رمضان کے مہینہ کو خاص الخاص برکتوں سے نوازنے کے لئے خدا تعالے نے اس کے ساتھ بعض خاص خاص عبادتیں لگا دی ہیں۔ جنہیں اختیار کرکے بندہ رمضان کی ہلکی پھلکی لطیف فضاء میں گویا خدا کی طرف اڑنا شروع ہو جاتا ہے اور دوسری طرف خدا کے فرشتے آسمان سے نیچے اتر کر بندے کی پرواز کو اپنے پروں کی مدد سے اور زیادہ تیز کر دیتے ہیں۔ جو خاص عبادتیں رمضان کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ اور وہ گویا رمضان کے مہینہ کی زینت ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) سب سے پہلی عبادت خود روزہ ہے۔ یعنے مسنون طریق پر خدا کی خاطر مقررہ اوقات میں کھانے پینے اور بیوی سے مباشرۃ کرنے سے پرہیز کرنا۔ روزہ گویا اس بات کی علامت ہوتی ہے۔ کہ بندہ زبانِ حال سے خدا سے عرض کرتا ہے۔ کہ اے میرے آقا میں نہ صرف اپنی ذاتی زندگی بلکہ اپنی نسل کی زندگی بھی تیرے راستہ میں قربان کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ میں تیرے حکم کے ماتحت کھانے پینے سے الگ ہونگا جس پر میری ذاتی زندگی کا انحصار ہے اور میں اپنی بیوی کے پاس بھی نہیں جاؤں گا۔ جس پر میری نسل کا دارومدار ہے۔ جب ایک مومن سچی نیت کے ساتھ یہ قربانی پیش کرتا ہے۔ تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی قربانی کی طرح اللہ تعالےٰ اسے ایک ذبحِ عظیمٍ کے ذریعہ نوازتا ہے۔ اور بندے نے جو چیز خدا کی خاطر کاٹی تھی۔ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے جوڑتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا انعام ہے۔ کاش دنیا اس انعام کی حقیقت کو سمجھے۔ روزہ کے روحانی پہلو کو نمایاں کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص ظاہر میں تو روزہ رکھتا ہے۔ مگر روزہ میں منکرات اور فواحش سے پرہیز نہیں کرتا۔ اس کا روزہ خدا کے نزدیک کوئی روزہ نہیں۔

(۲) دوسری عبادت جو رمضان کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔ وہ تہجد کی نماز ہے۔ یوں تو اسلام نے ہر زمانہ میں ہی تہجد کی نماز کی تلقین کی ہے۔ مگر رمضان کے مہینہ میں اس پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اور رمضان میں اس عبادت کو مزید برکت بایں رنگ میں ودیعت کی گئی ہے۔ کہ رمضان میں تہجد کی نماز کو انفرادی طور پر ادا کرنے کی بجائے باجماعت رنگ میں بھی ادا کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ اور اس کی برکت کو وسیع کرنے کے لئے مزید سہولت یہ دی گئی ہے۔ کہ آخر شب کی بجائے وہ شروع میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ تاکہ اس میں لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو سکیں۔ رمضان میں تہجد کی نماز عرفاً تراویح کی نماز کہلاتی ہے۔ اور تہجد کی نماز کی وہ شان ہے۔ جس کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔ "یعنے اے رسول تم اور تمہارے پیرو رات کے وقت نیند سے بیدار ہو کر نماز تہجد ادا کیا کرو۔ اس سے امید ہے کہ تم اپنے مقامِ محمود کو پہنچ جاؤ گے۔" یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر شخص کا مقامِ محمود جدا جدا ہوتا ہے۔ جو اس کے فطری قوے اور اس کے اعمالِ صالحہ کے مطابق حاصل ہوا کرتا ہے۔ پس تہجد کی نماز میں یہ عجیب و غریب روحانی تاثیر رکھی گئی ہے۔ کہ وہ انسان کو گویا اس کے معراج تک پہنچا دیتی ہے۔ اور وہ خدا کے فضل سے اپنی ترقی کے آخری نقطہ کو پہنچ جاتا ہے۔ پس دوستوں کو رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر تہجد اور تراویح کی نماز کی پابندی بھی اختیار کرنی چاہیئے۔ بلکہ جن دوستوں کو توفیق ملے۔ اور وہ اس کے لئے وقت اور موقعہ نکال سکیں۔ ان کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ تہجد کے علاوہ رمضان میں ضحٰی کی نماز بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جو گویا دن کی تہجد ہے۔ جس طرح رات کی تہجد نیند کی غفلتوں سے بیدار ہو کر ادا کی جاتی ہے۔ اسی طرح ضحٰی کی نماز دن کی غفلت پیدا کرنے والی مصروفیتوں سے فراغت نکال کر پڑھی جاتی ہے۔ اور یہ نماز بھی تہجد سے اتر کر ایک نہایت بابرکت نفلی عبادت ہے۔ ضحٰی کا وقت ہمارے ملک کے لحاظ سے قریباً نو بجے قبل دوپہر سمجھنا چاہیئے۔

(۳) رمضان کی تیسری خاص عبادت جس پر اسلام میں زور دیا گیا ہے تلاوتِ قرآن مجید ہے۔ یوں تو اسلام میں ہر زمانہ میں ہی تلاوت قرآن کی تلقین کی گئی ہے۔ مگر رمضان کے مہینہ میں اس پر خاص زور دیا گیا ہے۔ یہ گویا خدا کی طرف سے مومنوں کو احکامِ شریعت کی یاد دہانی ہے۔ کہ دیکھو ہم نے تمہاری ہدایت کے لئے یہ ایک دائمی مشعل نازل کر رکھی ہے۔ اس کی طرف سے غافل نہ ہونا۔ پس ضروری ہے کہ رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کا التزام کیا جائے۔ بلکہ حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ فرماتے ہیں۔ کہ جن مسلمانوں کے لئے ممکن ہو۔ وہ رمضان میں قرآن مجید کے دو دور مکمل کیا کریں۔ دو میں تکرار کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور تکرار میں نہ صرف زیادہ برکت ہے۔ بلکہ عابد کی طرف سے گویا تلاوت پر دوام کا اقرار بھی ہوتا ہے۔

(۴) رمضان کی چوتھی خاص عبادت دُعا ہے۔ چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے۔ فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیومنوابی "یعنے رمضان کے مہینہ میں میں اپنے بندوں کے بہت قریب ہو جاتا ہوں۔ اور ہر پکارنے والے کی دعا کو سنتا اور اپنی سنت کے مطابق قبول کرتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ وہ مجھ پر سچا ایمان لائے اور میری فرمانبرداری اختیار کرے۔" حق یہ ہے۔ کہ رمضان میں خدا تعالے اپنے بندوں کے اتنا قریب ہو جاتا ہے۔ کہ ہر سچا عاشق گویا اپنا ہاتھ پھیلا کر اس کا دامن تھام سکتا ہے۔ مگر خدا کو دکھاوا پسند نہیں ہے۔ کہ زبان پر تو خدا کا نام ہو۔ مگر دل میں زمانۂ جاہلیت کے خانۂ کعبہ کی طرح سینکڑوں بتوں نے جگہ لے رکھی ہو بلکہ ضروری ہے کہ زبان اور دل دونوں خدا کے ذکر سے تر و تازہ رہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت خشک نیچریوں کی طرح دعا کو محض ایک عبادت نہیں سمجھتی بے شک دعا عبادت بھی ہے۔ مگر یقیناً وہ حصولِ مقاصد کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ کاش دنیا اس کی حقیقت کو سمجھے پس دوستوں کو چاہیئے کہ رمضان میں خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور دعاؤں کے لئے اپنے دلوں میں درد اور سوز پیدا کریں اور اس کے ساتھ خدا سے یہ امید بھی رکھیں۔

کہ اگر ہم صحیح طریق پر اور پورے عزم اور استقلال کے ساتھ خدا سے دعائیں کریں گے۔ تو وہ عند ظنی عبدی بی کے وعدہ کے مطابق ہماری دعاؤں کو ضرور قبول کرے گا۔ بشرطیکہ وہ اس کی کسی سنت یا وعدہ کے خلاف نہ ہوں۔ کیونکہ بہرحال خدا مخلوق کا آقا اور حاکم ہے۔ ان کا خادم یا محکوم نہیں ہے۔ اور اپنے مصالح کو بھی وہی بہتر سمجھتا ہے۔

(۵) رمضان کی پانچویں خاص عبادت **صدقہ و خیرات** ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ان الصدقۃ تطفی غضب الرب۔ " یعنی صدقہ و خیرات خدا کے غضب کو ٹھنڈے کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بداعمالی کی وجہ سے خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔ اور اس کے بعد تائب ہو کر خدا کے رستہ میں صدقہ و خیرات کرتا ہے۔ تو اس کا یہ صدقہ و خیرات خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد ایسا شخص اپنے ناراض خدا کو ایک رحیم و شفیق اور رحمٰن و رحیم آقا کی صورت میں پاتا ہے۔ اور رمضان کے متعلق رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق خاص طور پر ذکر آتا ہے۔ کہ آپ رمضان میں اتنا صدقہ و خیرات کرتے تھے۔ کہ گویا آپ ایک تیز آندھی ہیں۔ جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ اور چونکہ رمضان کا مہینہ غریبوں کی خاص ضروریات کا مہینہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس مہینہ میں لازماً صدقہ و خیرات کا ثواب بھی بہت بڑھ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ۔ " یعنی جو شخص اپنے کسی حاجتمند بھائی کی مدد کرتا ہے۔ تو خدا اس مدد کرنے والے کی مدد میں لگ جاتا ہے۔"

(۶) رمضان کی برکات میں سے ایک خاص برکت **اعتکاف** بھی ہے۔ اعتکاف کی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں [illegible] ادا کی جاتی ہے۔ یہ گویا ایک قسم کی جزوی اور **وقتی رہبانیت** ہے۔ جو اسلام نے قلوب کی صفائی اور انقطاع الی اللہ کی غرض سے مقرر کی ہے۔ اس میں حوائج ضروریہ کے سوا باقی تمام وقت مسجد میں **نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی** میں گزارا جاتا ہے۔ جن جن دوستوں کو موقعہ ملے۔ وہ رمضان کی اس برکت سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مگر جو دوست اعتکاف بیٹھیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ خالصۃً خدا کے ہو کر اعتکاف بیٹھیں۔ اور اعتکاف کے دوران میں دنیا کی باتوں اور ہر قسم کے مناقشات اور فضول باتوں سے پرہیز کریں۔

(۷) ساتویں اور آخری بات جو میں رمضان کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نصیحت پر مبنی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے۔ کہ بدی کو ترک کرنے کے لئے ایک خاص قسم کا ماحول سازگار ہوا کرتا ہے۔ اور یہ ماحول رمضان کے مہینہ میں بدرجہ اتم میسر آتا ہے۔ پس لوگوں کو چاہیئے۔ کہ رمضان کے مہینہ میں اپنے نفس کا مطالعہ کر کے اپنی کسی بدی کو ترک کرنے کا عہد کر لیں۔ اور پھر اس عہد پر پختگی سے قائم ہو جائیں۔ ایسا عہد کرنے والے کے لئے اپنی بدی اور کمزوری کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنے دل میں خدا سے عہد کرنا ضروری ہے۔ بلکہ اظہار کرنا عام حالات میں خدا کی ستاری کے خلاف ہوتا ہے۔ پس اس رمضان میں دوست تزکیۂ نفس کے لئے اس نسخہ کو بھی آزما کر دیکھیں انشاء اللہ وہ اسے مفید پائیں گے۔ جب میں قادیان کے زمانہ میں ناظر تعلیم و تربیت ہوتا تھا۔ تو میں نے بعض رمضان کے مہینوں میں اس کی تحریک کی تھی۔ اور خدا کے فضل سے بہت سے دوستوں نے اس سے فائدہ اٹھایا تھا۔ سو امید ہے۔ کہ اب بھی دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نیک اور بابرکت تحریک سے فائدہ اٹھانے کی پوری پوری کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ ہمارے دوستوں کے ساتھ ہو۔ اور ان کا حافظ و ناصر رہے اور انہیں حسنات دارین سے نوازے۔ اور ان کے لئے دین و دنیا میں راحت و برکت اور ترقی کا رستہ کھولے۔ آمین۔

بالآخر میں دوستوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور پیش آمدہ سفر سے حضور کی بخیریت اور کامیاب و بامراد واپسی کے لئے بھی دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ امام کا وجود جماعت کے لئے **تاج** کا حکم رکھتا ہے۔ اور اس تاج کو بہترین حالت میں رکھنا اور بہترین حالت میں دیکھنا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ تا حضور کی قیادت میں اسلام کی فتح اور غلبہ کا وقت قریب سے قریب تر آ جائے۔ اور لوگ دنیا میں پھر یہ نظارہ دیکھیں۔ کہ الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

راقم آثم خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ
۲۲ر اپریل ۱۹۵۵ء

ولادت

مورخہ ۱۵ر اپریل بروز جمعہ میرے بھائی نذیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار شریف احمد سرگودھا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعائیں سنتا ہے

قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور وہ بہت ہی قریب ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے۔ اور دعا کی جائے۔ تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے۔ کہ ہم نے بہت دعائیں کیں۔ اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں۔ ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی۔ اس کا باعث یہی ہے۔ کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے۔ جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جب ایک لانظیر اور بیش بہا خزانہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک اس کو پا سکتا ہے۔ اور لے سکتا ہے۔ کیونکہ یہ کبھی بھی جائز نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو قادر خدا مان کر یہ تجویز کریں۔ کہ جو کچھ اس نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اور جو ہمیں دکھایا ہے۔ یہ محض سراب اور دھوکا ہے۔ ایسا وہم بھی انسان کو ہلاک کر سکتا ہے۔ نہیں بلکہ ہر ایک اس خزانہ کو لے سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی کمی نہیں۔ وہ ہر ایک کو یہ خزانے دے سکتا ہے۔ اور پھر بھی اس میں کمی نہیں آ سکتی۔

غرض وہ تو ہم کو نبوت کے کمالات تک دینے کو تیار ہے۔ لیکن ہم اس کے لینے کی بھی سعی کریں۔ پس یاد رکھو۔ کہ یہ شیطانی وسوسہ اور دھوکا ہے۔ جو اس پیرایہ میں دیا جاتا ہے۔ کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ اصل یہی ہے کہ وہ دعا قبولیت کے آداب اور اسباب سے خالی محض ہے۔ پھر آسمان کے دروازے اس کے لئے نہیں کھلتے۔ سنو! قرآن شریف نے کیا کہا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین۔۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ جو لوگ متقی نہیں ہیں۔ ان کی دعائیں قبولیت کے لباس سے ننگی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت ان لوگوں کی پرورش میں اپنا کام کر رہی ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کا فیض ان لوگوں کو ملتا ہے۔ جو متقی ہوتے ہیں۔ اب میں بتاؤں گا۔ کہ متقی کون ہوتے ہیں۔ مگر ابھی میں ایک اور شبہ کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بعض لوگ جو متقی ہوتے ہیں لہٰذا ہر ان کی بعض دعائیں ان کے حسب منشاء پوری نہیں ہوتی ہیں۔ یہ کیوں ہوتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ ان لوگوں کی کوئی بھی دعا درحقیقت ضائع نہیں جاتی۔ لیکن چونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے۔ اور وہ نہیں جانتا۔ کہ اس دعا کے نتائج اس کے حق میں کیا اثر پیدا کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کمال شفقت اور مہربانی سے اس دعا کو اپنے بندہ کے لئے اس صورت میں منتقل کر دیتا ہے۔ جو اس کے واسطے مفید اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ جیسے ایک نادان بچہ سانپ کو ایک خوبصورت اور نرم شے سمجھ کر پکڑنے کی جرأت کرے۔ یا آگ کو روشن دیکھ کر اپنی ماں سے مانگ بیٹھے تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ماں خواہ وہ کیسی ہی نادان سے نادان بھی کیوں نہ ہو۔ کبھی پسند کرے گی۔ کہ اس کا بچہ سانپ کو پکڑ لے یا اپنی خواہش کے موافق آگ کا ایک روشن کوئلہ اس کے ہاتھ پر رکھ دے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ یہ اس کی زندگی کو گزند پہنچائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب اور عالم الکل ہے۔ اور مہربان ماں سے بھی زیادہ رحیم کریم ہے۔ اور ماں کے دل میں بھی یہ رافت اور محبت اسی نے ڈالی ہے۔ وہ کیونکر گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اگر اس کا عزیز بندہ اپنی کمزوری اور غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کسی ایسی چیز کے لئے دعا کر بیٹھے۔ جو اس کے حق میں مضرت بخش ہے۔ تو وہ اس کو فی الفور منظور کر لے۔ نہیں بلکہ وہ اس کو رد کر دیتا ہے۔ اور اس کے بجائے اس سے بھی بہتر اس کو عطا کرتا ہے۔ اور وہ یقیناً سمجھ لیتا ہے۔ کہ یہ میری فلاں دعا کا اثر اور نتیجہ ہے۔ اپنی غلطی پر بھی اس کو اطلاع ملتی ہے۔ غرض یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ متقیوں کی بھی بعض دعا قبول نہیں ہوتی۔ نہیں ان کی تو ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی کمزوری اور نادانی کی وجہ سے کوئی ایسی دعا کر بیٹھیں۔ جو ان کے لئے عمدہ نتائج پیدا کرنے والی نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے بدلہ میں ان کو وہ چیز عطا کرتا ہے۔ جو ان کی شئے مطلوبہ کا نعم البدل ہو۔ (ملفوظات)

"مشرقی پاکستان کے سیاسی عناصر"

ذیل کا مضمون ہفتہ وار طلوع اسلام کراچی (۲۶ مارچ ۱۹۵۵ء) سے شکریہ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو۔

تقسیم سے پہلے بنگال علماء کا گڑھ تھا۔ اور مشرقی بنگال پر تو ایک طرح سے مولویوں ہی کی حکومت تھی۔ چونکہ وہاں کے عوام مطلقاً جاہل ہیں اور انہیں توہم پرستانہ مذہب سے بہت زیادہ لگاؤ ہے۔ اس لئے پورے بنگال میں مولویوں کا طوطی بول رہا تھا۔ عوام کی زندگی کا کوئی مسئلہ بغیر مولوی کی مرضی کے طے نہیں ہو سکتا تھا۔ ان پر مولویوں کا ایسا اقتدار اور اثر قائم تھا کہ کوئی ان کے پھندے سے نکل ہی نہیں سکتا تھا۔ اقبال نے جو کہا تھا کہ "بہ بند صوفی و ملا اسیری" تو یہ لوگ اس کی صحیح صحیح تفسیر تھے

۱۹۴۰ء میں جب مولوی فضل الحق نے لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں پاکستان کی قرارداد پیش کی تو بنگال (بالخصوص مشرقی بنگال) کے مولویوں کے برسر اقتدار طبقہ نے ان پر بڑی لعن طعن کی لیکن۔ لیکن چونکہ بنگال کے مسلمانوں کی سیاسی سرگرمیوں کا مرکز کلکتہ تھا۔ اس لئے مشرقی بنگال کے مولویوں کے احتجاج کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ ۱۹۴۰ء سے پاکستان کے حصول کے لئے جو جنگ لڑی جا رہی تھی اس سے بنگال کے مسلم عوام بالکل بے خبر تھے ہندوؤں اور انگریزوں نے اپنے خاص مصالح کے پیش نظر تعلیم کے دروازے ان پر بند کر رکھے تھے۔ اس لئے مشرقی بنگال کے عوام کو اس کا پتہ ہی نہیں تھا کہ ملک میں کس قسم کی تحریکیں چل رہی ہیں۔

مولویوں کا بہت بڑا طبقہ پاکستان کا دشمن تھا۔ اور قیام پاکستان کے راستے میں ہر قسم کے روڑے اٹکا رہا تھا۔ انہوں نے ہندو زمینداروں اور ہندو ساہوکاروں سے ساز باز کر رکھا تھا۔ اور کسی طرح سے بھی مشرقی بنگال کے عوام تک "پاکستان" کی آواز نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ لیکن پاکستان کی تحریک میں کچھ اس قسم کی جاذبیت تھی کہ مولویوں کی سازشوں اور رکاوٹوں کے باوجود مشرقی بنگال کے عوام تک یہ تحریک پہونچ ہی گئی۔ یہ الگ بات ہے کہ وہاں کے عوام کو انگریزوں اور ہندوؤں نے اس طرح دبا رکھا تھا۔ کہ وہ ان کی مرضی کے خلاف ایک لفظ تک زبان سے نہیں نکال سکتے تھے۔ وہاں کے بیچارے عوام پر بیک وقت تین جگر سوز عذاب مسلط تھے۔ انگریز، ہندو اور مولوی جس طرح متقادم بنی اسرائیل کے سر پر فرعون، قارون اور ہامان مسلط تھے۔

عوام کا ایک طبقہ کسی نہ کسی طرح انگریزوں اور ہندوؤں کے شکنجہ سے تو نکل آیا۔ لیکن وہ مولوی کے آہنی پنجوں سے چھٹکارا نہ پا سکا۔ یہی نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ تاسف انگیز بات یہ تھی کہ عوام اپنے سب سے بڑے دشمن مولوی کو اپنا دوست سمجھ رہے تھے۔ حالانکہ یہ اسی کی سازشوں کا نتیجہ تھا کہ وہ اس قدر بری حالت تک پہونچ گئے تھے۔

عوام کی سادہ دلی اور شدید مذہبی رجحانات کی وجہ سے نہ صرف مقامی مولوی عوام کو لوٹ رہا تھا اور اپنی من مانی کارروائی کر رہا تھا۔ بلکہ ہندوستان کے تقریباً ہر گوشہ سے بڑا بڑا جغادری مولوی اور پیر ہر سال مغربی بنگال پہونچ جاتا اور تبلیغ دین کے نام سے اپنی اپنی جھولیاں بھر بھر کر واپس آیا کرتا تھا۔ مولویوں کی آمد و رفت اور لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ اس طرح جاری تھا کہ ۱۹۴۶ء کے الکشن کا اعلان ہو گیا۔ جو پاکستان کے نام پر لڑا جا رہا تھا۔ الیکشن کے سلسلہ میں کلکتہ اور بھارت کے دوسرے مقامات کے بہت سے مسلم لیگی لیڈروں نے مشرقی بنگال کا دورہ کیا اور لوگوں پر پاکستان کی اہمیت واضح کرنی شروع کر دی مسلم لیگی لیڈروں کا اثر اور عوام کو پاکستان کی حمایت پر آمادہ دیکھ کر ہندوؤں نے اپنے اجیر مولویوں کو مسلم لیگی لیڈروں کا زور توڑنے کے لئے بھیجا۔ اور جعفر کے ان تازہ پیکروں نے اپنی تقریروں میں مسلم لیگی لیڈروں پر کفر کے فتوے لگائے۔ پاکستان کی تحریک کو انگریزوں کا شگوفہ بتایا اور ہر ممکن کوشش کی کہ یہ تحریک مقبول عام نہ ہو جائے۔ لیکن جناح کے خلوص اور پاکستان کے نام میں کچھ ایسی جاذبیت تھی کہ ہندوؤں اور انگریزوں اور مولویوں کے علی الرغم مسلم عوام نے مسلم لیگ کو ووٹ دیئے اور ۱۹۴۶ء کے مرکزی اسمبلی کے الیکشن میں بنگال کے تمام کے تمام ممبر نہ صرف کامیاب ہوئے بلکہ ان کے حریفوں کی ضمانتیں بھی ضبط ہو گئیں الیکشن کے نتائج کے اعلان کے بعد مولویوں کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی انہیں ایسا معلوم ہوا کہ عوام نے ان سے بغاوت کر دی ہے ان کو اپنی شکست سے بڑا دھچکا لگا۔ بنگال کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ عوام نے مولویوں کی خواہش بلکہ حکم کے خلاف مسلم لیگ کے نمائندوں کو کامیاب بنایا تھا۔ انہیں اپنی ناکامیابی کا بڑا قلق تھا۔ لیکن ان مولویوں کے لئے سب سے بڑی مصیبت یہ تھی۔ کہ انہوں نے جن ہندو ساہوکاروں اور زمینداروں سے روپے لے کر عیش کئے تھے۔ وہ ہندو بھی ان سے ناخوش تھے اور انہیں ناخوش ہی ہونا چاہیئے تھا۔ چنانچہ انہوں نے ان مولویوں کو دھمکی دی کہ اب ہم تمہاری کسی قسم کی کوئی مدد کرنے کو تیار نہیں تم نے ہمارے لاکھوں روپے مفت میں ضائع کر دیئے۔ ان مولویوں نے ہندوؤں کو سمجھایا کہ اس الیکشن میں اتفاقی طور سے شکست ہو گئی ہے۔ ورنہ عوام کے دلوں پر اب بھی ہمارا راج ہے کہ اگر تم ہماری مدد کرو تو ہم قیام پاکستان کو روکنے کے لئے سارے مشرقی پاکستان کے عوام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیں گے ہندوؤں کی تو یہ دلی خواہش تھی ہی کہ جس طرح بھی ہو سکے قیام پاکستان کو روکا جائے چنانچہ انہوں نے دوبارہ تجوریوں کے پٹ کھول دیئے اور ان مولویوں پر بے دریغ روپے خرچ کرنے شروع کر دیئے۔ جب مولوی کو روپے کی طرف سے اطمینان ہو گیا۔ تو اس نے اب منظم طریقے سے مشرقی بنگال پر دھاوا بول دیا۔

سب سے پہلے مولویوں کا گروہ مشرقی بنگال کے ایک بہت بڑے ضلع نواکھالی پہنچا۔ پورے بنگال میں نواکھالی مولویوں کا گڑھ شمار ہوتا تھا۔ بنگال میں یہ عام طور سے مشہور ہے کہ نواکھالی ضلع میں مولویوں کی تعداد چار لاکھ کے لگ بھگ ہے یہاں ان مولویوں نے مقامی مولویوں کے تعاون سے ایک بہت بڑا جلسہ کیا اور متفقہ طور پر یہ فتویٰ دیا کہ مسلم لیگ میں شریک ہونے والے۔ مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے اور مسلم لیگ کی تحریک پاکستان کا ساتھ دینے والے فاسق، فاجر، کافر اور منافق ہیں۔ ان مولویوں نے اسی فتوے پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ یہ اعلان بھی کیا کہ مرکزی اسمبلی کے الیکشن میں جن لوگوں نے مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دیئے تھے۔ وہ سب کے سب کافر ہیں۔ اور دین سے خارج ہو چکے ہیں لہذا ان کی بیویاں ان پر حرام ہو چکی ہیں۔ اگر وہ صدق دل سے توبہ کر کے دوبارہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ تو ایسے میاں بیوی کے درمیان علاحدگی کرا دی جائے

مولویوں کے اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کا بیان ہے کہ کئی آدمی جلسے میں مولویوں کے "دست حق پرست" پر توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہوئے۔ اور مولوی صاحب نے ان کی بیویوں سے دوبارہ ان کا نکاح پڑھایا۔ نواکھالی کے اس جلسہ کو مولوی نے اپنی کامیابی کا پیش خیمہ قرار دے کر بڑے پیمانے پر "پاکستان" کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا۔

جمعیۃ علمائے ہند کے سربراہ مولوی حسین احمد مدنی اور ان کے شاگردان رشید "مریدان خوش عقیدت" اور دیگر حواریین پورے مشرقی بنگال میں پھیل گئے مدنی صاحب ہر سال رمضان کے مہینے میں سلہٹ آ جایا کرتے تھے۔ اور عید کے بعد دیوبند واپس چلے جایا کرتے تھے سلہٹ اور اس کے آس پاس مولوی کا کافی اثر تھا۔ اسی لئے انہوں نے سلہٹ کو اپنا ہیڈ کوارٹر قرار دے کر اپنے آدمیوں کو بنگال کے مختلف علاقوں میں بھیجنا شروع کیا۔ مولوی صاحب کی امداد کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں سے ہندوؤں نے ہوائی جہازوں اور ریلوں سے مولویوں کی کھیپ کی کھیپ بھیجنی شروع کی۔ مگر تحریک پاکستان کچھ اس قدر سخت جان تھی کہ ان مولویوں کی . . . .

. . . .

. . . . ایک نہ چلی۔ اور آخر کار ۳ جون کو تقسیم ہند کے فیصلہ کا اعلان ہو ہی گیا۔ اب ہندوؤں کو مولویوں کی بالکل ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ساری کوششیں بیکار ثابت ہو چکی تھیں۔ لیکن تقسیم ہند کے اعلان کے چند دنوں بعد مولویوں کا نصیبہ پھر جاگا۔ اور آسام کے ضلع سلہٹ اور تعلقوں میں رائے شماری کا اعلان ہوا۔ ہندوؤں نے پھر مولویوں کی خدمات حاصل کیں اور مولوی حسین احمد مدنی کی سرکردگی میں ہزاروں مولویوں کو سلہٹ بھیجا۔ تاکہ وہ مسلم اکثریت کے شہر سلہٹ اور اس کے آس پاس کے علاقہ کو پاکستان سے کاٹ کر ہندوستان پر شامل کرا سکیں

ان مولویوں نے اپنی جانیں لڑا دیں۔ مگر انہیں اس مرتبہ بھی منہ کی کھانی پڑی۔ اور مولوی حسین احمد مدنی معہ حواریوں کے اپنا سا منہ لے کر مشرقی بنگال سے تشریف لے گئے۔ سلہٹ میں ان حضرات کی عبرتناک شکست سے ایک بات تو بہر حال ثابت ہو گئی۔ کہ مشرقی بنگال سے مولویوں کا اثر ختم ہو چکا ہے۔ سلہٹ ریفرنڈم میں مولویوں کی شکست اصل میں ان کے اقتدار کا آخری دن تھا۔

جب مولویوں کی مخالفتوں کے علی الرغم پاکستان بن ہی گیا تو وہ مولوی جنہوں نے ہر ہر قدم پر پاکستان کے قیام کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ اور جنہوں نے قیام پاکستان کے راستے میں ہر قسم کی رکاوٹیں کھڑی کی تھیں۔ وہ پاکستان کے زبردست دوست بن کر سامنے آئے۔ انہوں نے اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کرنے کے لئے یہ سوچا کہ اگر تمام مولوی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ تو اس طرح ایک متحدہ محاذ بن سکتا ہے۔ اور اس طرح سارے مولوی ایک ہو کر عوام کو پھر سے اپنے قابو لا سکتے ہیں اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے اس جمعیتہ علماء اسلام کو پھر سے زندہ کرنا چاہیئے جو الیکشن کے زمانے میں "جمعیتہ علماء ہند کے" جواب میں وہاں قائم کی گئی تھی۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے دعوت عصرانہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہندوستان و ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان اور محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اوّل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ پاکستان کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے مورخہ ۱۰ اپریل ۵۵ء بروز اتوار دعوت عصرانہ دی گئی جس میں ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کراچی کے علاوہ جماعت کراچی کے بعض عہدیداران نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر متعدد افراد نے بھی شرکت فرمائی۔ بعد میں مقامی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے سپاسنامہ پیش کیا۔ آپ نے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم آپ کو اپنے درمیان دیکھ کر ایک عجیب قسم کی فرحت محسوس کرتے ہیں۔ . . . . .

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عظیم فخر بخشا ہے کہ آپ دائمی مرکز احمدیت میں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے قائم کیا گیا ہے آباد ہو گئے ہیں۔ آپ اپنے ملک کے احمدی نوجوانوں کی روحانی و اخلاقی اصلاح اور دین اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور قادیان کے شعائر اللہ کی حفاظت کا بیڑہ آپ نے اٹھایا ہوا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی سعادت بخشی ہے کہ آپ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے فرد ہیں جو کہ مسلسل اس فریضہ کو بجا لا رہے ہیں۔ بحیثیت اراکین مجلس خدام الاحمدیہ ہم آپ کی قربانیوں اور خدمات دینیہ پر بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعاؤں کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ان اوقات کو کثرت کے ساتھ حضور کی صحت کے لئے دعاؤں میں گذارنا چاہیئے۔ جو دعا ہے اللہ تعالیٰ نے اس وجود سے وابستہ کئے ہیں جلد پورے ہوں اور خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت نازل ہو۔ آمین

(مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

ضروری اعلان

بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چندہ تحریک خاص اور چندہ سفر امریکہ و یورپ ایک ہی تحریک یا چندہ کے دو مختلف نام ہیں یعنی چندہ تحریک خاص میں چندہ سفر امریکہ و یورپ شامل ہے یہ درست نہیں ہے۔

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ تحریک خاص کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۴ء میں تین سال کے لئے جاری فرمایا تھا اور موصی احباب کے لئے اس کی شرح دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصیوں کے لئے ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کرتے ہوئے حضور نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا تھا۔ چندہ سفر امریکہ طوعی چندہ ہے جس کی تحریک خود احباب جماعت کی طرف سے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء میں پیش ہوئی تھی۔ اس وقت اس خرچ کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے لگایا گیا تھا جس کے پیش نظر جماعت نے کچھ نقد رقم ادا کی اور کچھ وعدہ جات لکھوائے اس وقت تک اس مد میں ۷۵۰۰۰ روپے کی رقم ہوئی ہے۔ اب بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے سفر یورپ خرچ کا اندازہ دو ۲ لاکھ روپے سے بھی زائد لگایا گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو اس تحریک کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے تاکہ یہ رقم جلد از جلد پوری ہو جائے۔ حضور نے اپنے پیغام ۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء میں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ ناظر بیت المال ربوہ

دعائے مغفرت

(۱) میری نانی صاحبہ (اہلیہ ماسٹر محمد اسماعیل صاحب) مختصر علالت کے بعد گوجرانوالہ مورخہ ۴/۵۵ کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک، پابند صلوٰۃ اور سلسلہ سے محبت رکھتی تھیں۔ بزرگان جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں داخل کرے۔ آمین

(محمد شریف بلوچستان سیکرٹریٹ کوئٹہ)

(۲) موضع شیخوپورہ بیلا د ضلع شیخوپورہ کے ایک نہایت نیک اور مخلص احمدی میاں شمس الدین صاحب مورخہ ۱۹/۴/۵۵ بروز منگل بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ ڈاکٹر محمد شفیع سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکنہ سادھوکے شیخوپورہ

خدام الاحمدیہ اپنے ذہنوں کو تیز کریں!

"اگر کوئی کام کرنا چاہتے ہو تو واقعات کی دنیا میں قیاسات سے کام لینا چھوڑ دو" (فرمودہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(مہتمم ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کریں" (حضور ایدہ اللہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزنامہ الفضل کی توسیع اشاعت کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"سب سے مقدم چیز تو "الفضل" ہے۔ الفضل روزانہ اخبار ہے۔ اور الفضل ہی ایک ایسا اخبار ہے جس کے ذریعہ ہماری جماعتوں تک آواز پہنچتی ہے۔ لیکن متواتر ہمیں آجکل یہ اطلاعات آ رہی ہیں کہ کئی جماعتیں ایسی ہیں جن میں ایک بھی الفضل نہیں پہنچ رہا۔ حالانکہ چھوٹی جماعتیں آپس میں ہی چندہ کر کے اور آپس میں مل کر ایک ایک اخبار خرید سکتی ہیں۔ . . . . اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے اور کتنا اضطراب ہے اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے۔ اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کریں"۔

(روزنامہ الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

تمام جماعتوں اور احباب کو جائزہ لینا چاہیئے کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد کی کس حد تک تعمیل فرمائی ہے؟

رمضان المبارک میں خدام کا فرض

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہے ہاں وہ مہینہ کہ جس میں ملائکہ کا بکثرت نزول ہوتا ہے۔ اور آسمانی دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس مقدس ماہ سے جتنا بھی فائدہ حاصل کیا جا سکے اتنا ہی کم ہے اس لئے تمام اراکین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس ماہ سے پورا پورا استفادہ کریں اور سوائے مسافروں اور بیماروں کے تمام کو روزے رکھنے چاہئیں۔ قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرنی چاہیئے۔ نمازوں میں باقاعدہ حاضریوں اور تہجد کی نماز کی طرف خاص توجہ دیں اور اگر تہجد نہ پڑھ سکیں تو نماز تراویح میں ضرور شامل ہو کر مستفید ہوں۔

اس ماہ میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی مسنون ہے۔ اسی طرح اسلام اور سلسلہ کی ترقی کیلئے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل صحت یابی کے لئے بالالتزام دعائیں کی جائیں۔ غرض اس مبارک مہینہ سے پورا استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کی مالی حالت خراب ہے نیز صحت عموماً خراب رہتی ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ احباب اپنی خاص دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں

عطاء الٰہی احمدی ولد میاں فضل الٰہی صاحب آف لالہ موسیٰ حال لاہور

(۲) میں نے امسال جے وی کا امتحان دیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ نسیم احمد ڈوگری گھنیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

(۳) عزیزم شیخ احمد علی صاحب کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ دائر ہے جس کی تاریخ سیشن جج صاحب بہادر کے ہاں ۲/۵/۵۵ مقرر ہے۔ احباب سے درمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(فضل الرحمٰن افسر لنگرخانہ ربوہ)

(۴) میرے چچا فضل الدین صاحب آر۔ پی۔ اے۔ ایف لاہور چھاؤنی چند دنوں سے ایک سخت قسم کی اعصابی تکلیف سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(محمد ادریس نیلا گنبد لاہور)

(۵) خاکسار کے لڑکے عبد العلیم کو سالانہ امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے پر وظیفہ کے امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے پر وظیفہ کے امتحان کے لئے چنا گیا ہے۔ احباب سے عزیز کی کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ عبد المجید کراچی

(۶) بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم میرے والد سید نذیر حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں کو صحت عطا فرمائے نیز خاکسار کے بچے عبد الباسط طاہر بعمر ۲ سال کی گود کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اس کی صحت کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ سید غلام احمد نثار گھٹیالیاں براستہ پسرور ضلع سیالکوٹ

جلال آباد میں پاکستانی قونصل خانہ بند کر دیا گیا

کراچی ۲۶ر اپریل۔ حکومت پاکستان نے جلال آباد میں اپنے قونصل خانے کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور افغانستان کو اس سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ افغانستان میں دباؤ۔ بدنظمی اور نامساعد حالات کے باعث قونصل خانے کے لئے ممکن نہیں رہا تھا۔ کہ وہ اپنا کام معمول کے مطابق کر سکے۔ اور ان حالات کی ذمہ داری افغان حکام پر عائد ہوتی ہے۔ حال ہی میں افغانوں کے ایک ہجوم نے قونصل خانے پر حملہ کر کے سرکاری کاغذات تلف کر دیئے۔

امریکہ اور چین دونوں کو باہم اعتماد نہیں رہا۔ (وزیر اعظم پاکستان)

بنڈونگ ۲۶ر اپریل۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے دوبارہ ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد مسٹر محمد علی نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اگر امریکہ چین کے ساتھ فارموسا کے مسئلہ پر خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ بات چیت کرنے پر رضامند ہو جائے۔ تو شاید چین گیارہ امریکی ہوا بازوں کو رہا کر دے۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں ممالک ایک دوسرے کی نیک نیتی پر شبہ کر رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان میں اختلافات ایسا نہیں۔ جس کو دور نہ کیا جا سکے۔ تاہم اس میں کچھ وقت لگے گا۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

ماش سیاہ ثابت -/۸/۱۲ تا -/۱۳ روپے، ماش سبز -/۱۳ تا -/۱۴ روپے۔ مونگ ثابت -/۱۰ تا ۴/۱۰ روپے مسور ثابت -/۸ روپے۔ دال ۸/۱۱ روپے چنے ۱۲/۶ روپے کابلی چنے -/۹ تا -/۱۴ روپے گندم ۴/۱۱ روپے آٹا ۴/۱۱/۱۱ گڑ -/۱۲ تا -/۱۵ روپے۔ شکر -/۱۴ تا -/۱۸ روپے۔ چینی دیسی -/۲۳ تا -/۳۰ روپے۔ تیل توریہ ۸/۱۴ تا -/۲۴ روپے۔ تیل بنولہ -/۱۴ تا -/۸/۴ روپے۔ تیل ناریل -/۱۲۵ روپے تیل تلی -/۷۰ روپے، دیسی گھی ۴/۱۷۱ تا -/۱۷۵ گھی بناسپتی -/۳۴ روپے فی ٹین۔ سرخ مرچ -/۳۰ تا -/۴۰ روپے کالی مرچ -/۳۵۰ روپے تا -/۵۰۰ روپے۔ باجرہ -/۸ روپے مکی -/۸ روپے توریہ -/۱۵ تا -/۱۶ روپے کھل توریہ ۳/۳ تا -/۸/۳ روپے۔ الائچی ڈوڈہ -/۳۳۰ روپے۔ الائچی خورد -/۵۰۴ روپے فی سیر۔ نمک ۲/۴ روپے تا -/۸/۴ روپے، لونگ -/۵۳۰ روپے، ہلدی -/۱۰۵ روپے، بادام -/۵۰ تا -/۸۰ روپے، سونگی -/۵۰ تا -/۶۰ روپے کھوپرا -/۵۰۴ روپے چھوہارہ -/۲۵ تا -/۳۰ روپے۔ پستہ -/۱۰۰۴ تا -/۱۰۴ روپے۔ گری بادام -/۲۳۸ تا -/۲۴۰ روپے، صرافہ سونا -/۱۰۱ تا -/۱۰۲ روپے پونڈ -/۶۵ روپے۔ چاندی ٹیکسالی ۴/۱۶۶ روپے چاندی -/۱۵۵ تا -/۱۶۲ روپے۔

اسیران مارشل لاء کی طرف سے ہیبس کارپس درخواستیں پیش کر دی گئیں

لاہور ۲۶ر اپریل۔ کل مارشل لاء کے نو اسیروں کی طرف سے لاہور ہائیکورٹ میں ہیبس کارپس درخواستیں دائر کر دی گئیں۔ سماعت کی تاریخ ۲۷ر اپریل ۱۹۵۵ء مقرر کی گئی ہے۔ عدالت سے التجا کی گئی ہے۔ کہ جب تک حبس بے جا کی درخواستوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ ان نو اسیران مارشل لاء کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم جاری کیا جائے۔

جن اسیروں کی طرف سے درخواستیں دائر کی گئی ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) ابوالاعلیٰ مودودی (۲) عبدالستار نیازی (۳) محمد نذیر۔ (۴) اللہ دتہ (۵) عبدالقیوم (۶) شوکت (۷) بشیر احمد (۸) سردار محمد اور (۹) عبدالخالق درخواستیں چوہدری محمد اسماعیل بھٹی ایڈووکیٹ نے افتخار احمد قدوسی ناظم شعبہ خدمت خلق جماعت اسلامی لاہور کی طرف سے پیش کی ہیں۔ ان میں کہا گیا ہے۔ کہ فوجی عدالتوں نے جو فیصلے سنائے۔ وہ غیر قانونی۔ غیر موثر اور کالعدم تھے۔ کیونکہ کسی باقاعدہ عدالت نے یہ سزائیں نہیں دیں۔ اس کے علاوہ گورنر جنرل نے اسی اگست ۱۹۴۸ء کو ہنگامی صورت حال کا جو اعلان کیا۔ وہ لیجسلیچر یا گورنر جنرل کو یہ اختیار نہیں دیتا۔ کہ وہ مبینہ سزاؤں کی توثیق کے لئے کوئی قانون منظور کریں۔

ڈپلاک اور پرٹ کا عزم لاہور

لاہور ۲۶ر اپریل۔ فیڈرل کورٹ میں گورنر جنرل کی طرف سے پیش ہونے کے لئے مشہور برطانوی وکیل مسٹر کینتھ ڈپلاک کل لاہور پہنچ رہے ہیں۔ ایک اور برطانوی وکیل مسٹر پرٹ ۲ر مئی کو لاہور پہنچیں گے۔ وہ مولوی تمیز الدین خاں کی طرف سے فیڈرل کورٹ میں پیش ہوں گے۔

تصحیح

مکرم نیاز احمد نصر اللہ صاحب ہاشمی کی جانب سے مورخہ ۲۳ر اپریل کے اخبار میں ایک اعلان نکاح کیا گیا ہے۔ اس میں لڑکی کے والد صاحب کا نام سید عبدالمومن صاحب کی بجائے عبدالرحمٰن صاحب شائع ہوا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں کہ اصل نام سید عبدالمومن صاحب ہے۔

آسام کے باغی ناگا قبائل نے بھارتی فوج پر حملے شروع کر دیئے

کلکتہ ۲۶ر اپریل۔ شمالی مشرقی آسام میں سر کاٹنے والے ناگاؤں کا غدر فرو کرنے کے لئے تیزی سے بھارتی فوج روانہ کر دی گئی۔ بھارتی ایڈمنسٹریشن ہیڈ کوارٹرز (دارالحکومت آسام) شیلانگ میں یہ خبر آئی تھی۔ کہ قبائلیوں نے کیمپ کے دور دراز علاقے میں آسام رائفلز کے دستے کے بہت سے سپاہیوں پر چھاپہ مارا ہے۔ آسام رائفلز پیراشوٹ فوجی پولیس پر مشتمل دستہ ہے۔ جو تیونسانگ کے پہاڑی علاقہ میں متعین کیا گیا ہے۔ شمال مشرقی آسام کا بہت بڑا علاقہ جو برما سے ملتا ہے۔ ابھی تک بھارتی حکومت کی عملداری کو تسلیم نہیں کرتا ہے۔ اور ناگاؤں کی علیحدہ مملکت کے لئے آمادہ بغاوت رہتا ہے۔ گذشتہ سال نمک اور کمبل بانٹنے والے بھارتی خیرسگالی کے وفد پر ناگاؤں نے حملہ کیا تھا۔ یہ وفد فوجیوں پر مشتمل تھا۔ ناگاؤں نے ان سب کو قتل کر دیا۔ بھارت کی شمال مشرقی قبائلی ایجنسی نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے۔ کہ تیونسانگ ڈویژن کے علاقے میں آسام رائفلز پر ناگاؤں کے اکا دکا حملوں کی وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ بعض انتشار پسندوں نے کچھ دیہات میں اسلحہ بھی تقسیم کر دیا ہے۔ تاکہ قبائلیوں کو دہشت زدہ کیا جائے۔ پریس نوٹ میں اس کی تصدیق کی گئی ہے۔ کہ ان قبائلیوں کے خلاف کارروائی کرنے اور امن عامہ برقرار رکھنے کے لئے فوجی دستے روانہ کئے جا رہے ہیں۔ آسام رائفلز کے دستے متاثرہ علاقوں میں پہرہ دے رہے ہیں۔ اور ان دستوں نے ناگاؤں کی پناہ گاہوں کو تباہ بھی کر دیا ہے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ فوجی دستے اس لئے روانہ کئے جا رہے ہیں تاکہ اگر ہنگامی حالات پیدا ہو جائیں۔ تو ان کا مقابلہ کیا جا سکے۔ پریس نوٹ میں اس اطلاع کی تردید کی گئی ہے۔ کہ بھارتی فضائی فوج نے ناگاؤں کی پناہ گاہوں پر بمباری بھی کی ہے۔

ایران اور روس کے سرحدی معاہدہ کی توثیق

ماسکو ۲۶ر اپریل۔ روسی پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے خارجی امور کے کمیشن نے ایران اور روس کے معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔ یہ معاہدہ روس اور ایران کے درمیان گذشتہ دسمبر میں ہوا تھا۔ اور اس میں سرحدی اور مالی امور کے متعلق سمجھوتہ کیا گیا تھا۔ یہ معاہدے اب سوویٹ روس کی سپریم پریذیڈیم کی توثیق کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں۔ اس معاہدے کے مطابق روس کی جمہوریہ آذربائیجان میں چند مربع میل علاقہ ایران کے سپرد کرنے کا سمجھوتہ ہوا تھا۔

جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کی آئندہ کانفرنس

منیلا ۲۶ر اپریل۔ جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کے رکن ملکوں کے چھ وفد منیلا پہنچ گئے۔ جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کا اگلا اجلاس پیر کے روز سے باگونڈیو میں ہو رہا ہے۔ تھائی لینڈ کا وفد جمعرات کے روز یہاں پہنچا تھا۔ البتہ برطانیہ۔ امریکہ۔ فرانس۔ پاکستان۔ آسٹریلیا۔ اور نیوزی لینڈ کے وفود کل یہاں پہنچے۔

نئی دہلی ۲۶ر اپریل۔ انڈین ایر فورس میں احکام دینے کے لئے انگریزی کی بجائے ہندی زبان کے الفاظ وضع کرنے کے سلسلہ میں اقدامات کئے گئے ہیں۔ چنانچہ انڈین ایئر فورس اسٹیشن بھی شائع ہوئے ہیں۔ ان کی روزمرہ کی ڈرل اور پریڈ میں کمان کے لئے ہندی کے الفاظ اختیار کر لئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں کمان کے لئے ہندی کے ۱۴۰ معیاری بنیادی الفاظ کی ایک فہرست بھی ایئر فورس کے تمام یونٹوں کو بھیج دی گئی ہے۔ جب سے ہندی کو قومی زبان قرار دیا گیا ہے۔ ایئر فورس کے افسروں کے لئے بول چال کی بنیادی ہندی اور دیوناگری رسم الخط کا امتحان پاس کرنا بھی لازم قرار دے دیا گیا ہے۔

انجام کالونی کے مصیبت زدہ افراد

بھارت کی طرف سے دس ہزار روپے کا عطیہ

کراچی ۲۶ر اپریل۔ بھارتی حکومت نے کراچی کی ایک مہاجر بستی انجام کالونی کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے دس ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے۔ اس کالونی میں ۱۴ر اپریل کو آگ لگنے سے ۶۰۰ جھونپڑے جل کر راکھ ہو گئے تھے۔

۵۰ چینی گوریلے مارے گئے

رنگون ۲۶ر اپریل۔ برما کے جنگی دفتر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برما تھائی لینڈ سرحد پر بری دستوں نے قوم پرست چینی گوریلوں کو متعدد دست بدست جھڑپوں میں شدید نقصان پہنچایا۔ اعلامیہ میں مزید بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۴ر اپریل سے جو جھڑپیں شروع ہوئیں۔ اس میں دس گوریلے موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ اور ۳۵ فضائی حملوں سے جو گوریلے مارے گئے۔ ان کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ صرف ایک دست بدست حملے میں ۱۴ چینی گوریلے ختم کئے گئے۔

انقرہ ۲۵ر اپریل۔ برطانیہ کے ایک مشہور سرجن ڈاکٹر مل نے ترکی کے صدر جلال بایار کا اپریشن کیا ہے۔ آپ کچھ عرصہ سے غدہ مثانہ کے ورم میں مبتلا تھے۔ اپریشن کے بعد ڈاکٹر مل نے بتایا۔ کہ صدر کی صحت اچھی ہے۔ اور آپ ایک ہفتہ تک ہسپتال سے چلے جانے کے قابل ہو جائیں گے۔